بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیرت رسول ﷺ کے اساسی پہلو اور ہمارے رویے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

{لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا} [الاحزاب:21]

”بلاشبہ یقیناً تمھارے لیے اللہ کے رسول میں ہمیشہ سے اچھا نمونہ ہے، اس کے لیے جو اللہ اور یوم آخر کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتا ہو۔“

اُسوۂ رسول کو اپنانے کا عمل نفلی یا اختیاری نہیں ہے بلکہ لازمی اور ضروری ہے۔ آپ ﷺ کے اقوال وافعال اور وہ تمام اعمالِ طیبہ جن سے کوئی نہ کوئی شرعی راہنمائی ملتی ہو؛ اسے اپنانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

مزید فرمایا:

{ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ} [النور:63]

”سنو جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انھیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آ پڑے یا انھیں دردناک عذاب نہ پہنچے۔“

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ))

”جس شخص نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں وہ مردود ہے۔“

(صحیح مسلم:1718)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مزید فرمایا:

((لاَ يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ، حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ))

''تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا، جب تک کہ میں اس کے ماں باپ، اولاد اور دیگر تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔''

(صحیح البخاری:15)

بقول شاعر:

تَعْصِى الْإِلَهَ وَأَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهُ ...ہَذَا مُحَالٌ فِى الْقِيَاسِ بَدِيعُ

لَوْ كَانَ حُبُّكَ صادقاً لَأَطَعْتَهُ ...إِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيعُ

''تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہو اور اس سے محبت کا دعویٰ بھی کرتے ہو!

تمہاری زندگی کی قسم! یہ بات انتہائی نامعقول ہے۔

اگر تمہاری محبت سچی ہوتی تو تم اُس کی فرمانبرداری کرتے۔

کیونکہ محبت کرنے والا اپنے محبوب کا فرمانبردار ہوتا ہے۔''

خطبہ کے اہم عناصر

۱......نبی کائنات ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول ماننا

۲......آپ ﷺ کی ہر حالت میں توقیر واحترام کرنا

۳......نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر ایمان لانا اور اس کو عام کرنا

۴......سیرت رسول ﷺ کا عملی پہلو

۵......نبی کریم ﷺ کو دل وجان سے عزیز جاننا

۶......فرد اور معاشرے کی سطح پر سنت کی آئینی حیثیت اور مقام ومرتبہ تسلیم کرنا

۷......رسالت مآب ﷺ کی شان میں افراط وتفریط سے اجتناب کرنا

۹......آپ ﷺ کے دوستوں سے دوستی اور دشمنوں سے دشمنی کرنا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تمہید:

سامعین محترم! آج مادیت پرستی کے بڑھتے ہوئے رُجحانات نے احساس مروت، احساس فکر، احساس زندگی اور احساس ایمان کو کچل کر رکھ دیا ہے۔ معاشی و معاشرتی سطح پر اعلیٰ مقام و مرتبہ، زندگی کی آسائش و آرام اور جاہ وجلال کے حصول کے لیے لوٹ کھسوٹ، ذخیرہ اندوزی اور ظلم وستم کا بازار گرم ہے۔ جدید مغربی نظریات اور الحاد پر مبنی غلط دینی تعبیرات سے اسلامی نظریات اعلیٰ اخلاقی وتہذیبی اقدار کو گھن لگ چکا ہے، جس کی وجہ سے اخلاقی گراوٹ، فحاشی و عریانی، فتنہ وفساد اور جہالت جیسی بیماریوں نے جنم لیا۔ اُمت مسلمہ میں پیدا ہونے والی ان بیماریوں کے علاج کے لیے ضروری ہے کہ نبی ﷺ کی حیات طیبہ کو ہر زاویے سے قوم کے سامنے پیش کیا جائے۔ اُمت کی کامیابی اور کائنات کی بقا کا راز صرف اور صرف نبی ﷺ کی سیرت مبارکہ میں مضمر ہے۔ آپ ﷺ نے حقوق العباد، امن عالم، اعلیٰ اخلاقی رویوں، باہمی اتفاق واتحاد، محبت ومودت، جذبہ ایثار وقربانی، دوسروں کو اپنے اُوپر ترجیح دینا اور ان کا دُکھ درد محسوس کرنا غرض زندگی کے انفرادی واجتماعی شعبہ جات میں ایک آئیڈیل نمونہ ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔

آپ ﷺ کی سیرت اور تعلیمات جدید نسل کو جہاں نظریاتی وایمانی اعتبار سے دنیا کا ایک مضبوط، بااخلاق اور مہذب قوم بناتی ہے وہاں مادی اعتبار سے بھی انھیں دنیا کی ترقی یافتہ قوم بنائے گی۔ امن عالم، ظلم وجور کا خاتمہ، فکری ومعاشی پاکیزگی، الحاد پر مبنی نظریات کا خاتمہ، سودی و استحصالی معیشت سے نجات، طبقاتی کشمکش کا خاتمہ اور فلاحِ دارین کی راہ، آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ ہی میں پنہاں ہے اور اس کے بغیر دنیا وآخرت کی تباہی وبربادی کے سوا کچھ بھی نہیں۔

جو شخص سیرت رسول ﷺ کے اساسی پہلوؤں پر اپنی زندگی کی عمارت استوار کرلے وہ کامیاب ہے اور جس نے ان کو نظر انداز کر دیا، وہ ناکام ونامراد ہے، قطع نظر اس سے کہ اس کا تعلق کس مسلک، فرقے اور قبیلے سے ہے۔۔۔!

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تو آیئے آج کے خطبۂ جمعہ میں سیرت رسول ﷺ کے اساسی پہلو اور ہمارے رویے پر قرآن وحدیث کی روشنی میں گفتگو کرتے ہیں۔

نبی کائنات ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا رسول اور بشر ماننا

نبی کائنات ﷺ کی سیرت کے حوالے سے سب سے پہلی بات یہ ہے کہ آپ ﷺ کو قرآن وسنت کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول تسلیم کیا جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

{یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ} [النساء:136]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر۔''

مزید فرمایا:

{قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا} [الاعراف:158]

''آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا يَسْمَعُ بِی أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِیٌّ، وَلَا نَصْرَانِیٌّ، ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِی أُرْسِلْتُ بِهِ، إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ))

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس امت میں سے کوئی یہودی اور عیسائی میرے بارے میں سنے اور پھر جس پیغام کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے اس کے ساتھ ایمان نہ لائے تو وہ جہنمی ہے۔''

(صحیح مسلم:153)

تمام انبیاء علیہم السلام اللہ کے بندے ہیں:

تمام انبیاء علیہم السلام اللہ کے بندے تھے (وہ علم غیب نہیں رکھتے تھے) اور بشری تقاضے انہیں لاحق ہوتے تھے۔ مثلاً: وہ کھاتے، پیتے، بیمار اور تندرست ہوتے، بھول جاتے، زندہ رہتے اور وفات پاتے، مگر انبیاء علیہم السلام بلا استثناء سب انسانوں سے افضل و برتر تھے۔ ان انبیاء میں سب سے افضل پیغمبر ہمارے نبی محمد بن عبداللہ ﷺ ہیں اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو مختلف

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مقامات اور رُتبوں سے نوازا اس لیے ضروری ہے کہ ہم انہیں وہی مرتبہ و مقام دیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطاء کیا ہے لہذا ہم اس میں کسی بھی قسم کی کمی و زیادتی اور غلو کا شکار نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

{قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ} [الکھف:110]

''آپ کہہ دیجئے کہ میں تو تم جیسا ہی ایک انسان ہوں (ہاں) میری جانب وحی کی جاتی ہے کہ سب کا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔''

نبی ﷺ نے فرمایا:

((لاَ تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتْ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ))

''میری تعریف و تعظیم میں حد سے تجاوز نہ کرو، جیسا کہ نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی تعریف و تعظیم میں حد سے تجاوز کیا۔ میں تو محض ایک بندہ ہوں، لہذا تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہی کہو۔''

(صحیح البخاری:3445)

آپ ﷺ کی تعظیم و احترام کرنا

''ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں۔'' حب رسول ﷺ اور ایمان بالرسول کا اہم تقاضا آپ کے دین کو مضبوط کرنا اور آپ ﷺ کا احترام کرنا ہے۔ یہ تو ایسی بارگاہ ہے جہاں حکم عدولی کی تو کیا گنجائش، یہاں اونچی آواز سے بولنا بھی غارت گر ایمان ہے۔ سورۃ الحجرات کی ابتدائی چار آیات میں آنحضور ﷺ کے ادب واحترام کے مختلف پہلو واضح فرمائے گئے ہیں:

{يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُـقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْـهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَــهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَــطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لِلتَّقْوٰی لَہُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ ○ اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُہُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ○ وَلَوْ اَنَّہُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْہِمْ لَکَانَ خَیْرًا لَّہُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ}[**سورۃ الحجرات: ا تا۵**]

''اے لوگو جوایمان لائے ہو،اللہ اوراس کے رسول کے آگے پیش قدمی نہ کرواوراللہ سے ڈرو، اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔اے ایمان والو!اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر نہ کرو اور نہ ان سے اونچی آواز سے بات کروجیسے آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو،کہیں(ایسا نہ ہو)کہ تمہارے اعمال اکارت جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔جولوگ رسول خدا کے حضور بات کرتے ہوئے اپنی آواز پست رکھتے ہیں وہ درحقیقت وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کواللہ نے تقویٰ کے لیے جانچ لیا ہے،ان کے لیے مغفرت ہے اوراجرعظیم ۔اے نبی، جولوگ تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بےعقل ہیں۔اگر یہ لوگ یہاں تک صبر کرتے کہ آپ خود سے نکل کران کے پاس آجاتے تو یہی ان کے لئے بہتر ہوتااوراللہ غفورورحیم ہے۔''

ان آیات کے نزول کے بعد ایک صحابی ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ جن کی آواز قدرتی طور پر بلند تھی،ایمان ضائع ہوجانے کے ڈر سے گھر میں محصور ہوکر بیٹھ گئے۔آپ ﷺ نے ان کے بارے میں دریافت فرمایا اور جب آپ ﷺ کواصل صورتحال کا علم ہواتو ان کو پیغام بھجوایا کہ

''تم اہل دوزخ سےنہیں بلکہ اہل جنت سے ہو جب کہ اس سے پہلے صحابی سے اس بارے میں استفسارکیا گیاتوانہوں نے یہ جواب دیا تھا:میرابُراحال ہے،میری آواز ہی آنحضور ﷺ سے بلند ہے،میرے تواعمال اِکارت گئےاور میں تواہل دوزخ سے ہوجاوں گا۔

(صحیح البخاری:4846)

مزید فرمایا:

{**فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِہٖ وَعَزَّرُوْہُ وَنَصَرُوْہُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَہٗٓ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُفْلِحُوْنَ**}[**الاعراف**:157]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''سو وہ لوگ جو اس پر ایمان لائے اور اسے قوت دی اور اس کی مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ اتارا گیا وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''

آپ ﷺ کی تعظیم واحترام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کا احترام کیا جائے جبکہ ہمارا رویہ اس کے بالکل مخالف ہے کہ ہم خصوصاً دین اور اہل دین کا ہی احترام نہیں کرتے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس کے باوجود ہم سب محب رسول اور عاشق رسول بھی ہیں۔

نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر ایمان لانا اور اس کو عام کرنا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

{ وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ }[الحشر:7]

''اور رسول تمھیں جو کچھ دے تو وہ لے لو اور جس سے تمھیں روک دے تو رک جاؤ اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ بہت سخت سزا دینے والا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((تَرَكْتُ فِيكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا (إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا): كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِي، وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ))

''میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ان کے بعد (یعنی اگر تم نے انہیں مضبوطی سے تھام لیا تو) کبھی گمراہ نہیں ہوگے: ایک کتاب اللہ اور دوسری میری سنت۔ اور یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ حوض پر میرے پاس آئیں گی۔''

(صحیح الجامع: ۲۹۳۷)

رسولِ کائنات ﷺ کی سیرت کا تیسرا پہلو یہ ہے کہ آپ ﷺ کی تعلیمات کو انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے تسلیم کیا جائے۔ جبکہ ہمارا رویہ اس کے بالکل مخالف ہے کہ ہم آپ ﷺ کی تعلیمات کو فرسودہ گردانتے یا انہیں حالات کے تناظر میں عقلی ومعاشرتی اعتبار

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سے ناقص سمجھتے ہیں (ہم یہ کہتے ہیں کہ جدید دنیا کے مسائل لامحدود ہیں جب کہ شریعت محدود ہے تو محدود شے لامحدود شے کا احاطہ نہیں کرسکتی)، اس طرح کی سوچ رکھنا ایمان میں نقص اور کمزوری کا باعث ہے۔ بسا اوقات ایسے جملے، کہنے والے کو الحاد و کفر تک پہنچا دیتے ہیں اور شکوک شبہات کے دروازے کھولتے ہیں۔ صاحب ایمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس طرح کے نظریات کا شکار ہو کر دین اسلام اور اہل اسلام کو سطحی نظر سے دیکھے یا انہیں حقیر سمجھتے ہوئے نظر انداز کرے۔

۞ آپ ﷺ کی تعلیمات کے کم از کم ان نکات کو تسلیم کرنا ضروری ہے:

۱۔ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات وحی جلی، وحی خفی (قرآن وسنت) پر بغیر کسی تردُّد کے ایمان لانا۔

۲۔ دین اسلام کی ضروری تعلیمات کو سیکھنا اور انہیں دوسرے لوگوں تک پہنچانا۔

۳۔ شریعت کو زندگی کے تمام شعبہ جات میں ترجیحی بنیادوں پر قابل عمل سمجھنا۔

۴۔ رسول ﷺ کی تعلیمات اور سنت کا ہر حال میں اپنے اپنے مقامات پر دفاع کرنا۔

سیرت رسول ﷺ کا عملی پہلو

سیرتِ رسول ﷺ کا عملی پہلو اطاعت و اتباع ایمان کی بنیادی شرائط میں سے ہے کیونکہ ایمان اور اطاعت لازم وملزوم ہیں جس کے بغیر ایمان بسا اوقات سرے سے ختم ہوجاتا ہے یا ناقص اور نامکمل ہوتا ہے۔ جیسے اللہ کی اطاعت فرض ہے ویسے ہی رسول اللہ ﷺ کی اطاعت بھی فرض ہے۔

اتباع اور اطاعت میں فرق:

اتباع اور اطاعت کے معنی میں یہ فرق ہے کہ اطاعت کا مطلب دیے گئے حکم کی تعمیل کرنا ہے مگر اتباع کا مطلب پیروی کرنا ہے، چاہے اس کام کا باقاعدہ حکم دیا گیا ہو یا نہ دیا گیا ہو۔ گویا یہ مقامِ خُلت ہے، انتہائے محبت ہے کہ محبوب کی ہر ادا پر قربان ہونے کو جی چاہے۔

یاد رہے کہ محبت رسول ﷺ ہر عبادت کی بنیاد ہے۔

قرآنِ پاک کے متعدد مقامات سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی اطاعت کرنا اسی طرح فرض

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی اطاعت فرض ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

{مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ} [سورۃ النساء: ۸۰]

''جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے دراصل اللہ کی اطاعت کی۔''

دوسری جگہ فرمایا:

{وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَه فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا} [سورۃ الاحزاب: ۷۱]

''جو شخص اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرے اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔''

نافرمان کا انجام:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ} [سورۃ النساء: ۱۴]

''اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے تجاوز کر جائے گا اسے اللہ آگ میں ڈالے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسوا کن سزا ہے۔''

کتنے ہی مقامات ہیں جہاں رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو اللہ نے اپنی اطاعت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔قرآن کریم میں 40 مقامات پر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے، اگر اب بھی کسی کو سمجھ نہ آئے کہ مقامِ رسالت ﷺ کیا ہے تو سمجھ لیجئے کہ اس کے عقل میں خلل ہے۔''

نبی کریم ﷺ کو دل وجان سے عزیز جاننا

نبی مکرم ﷺ کو دل وجان، والدین، اولاد اور دنیا جہان سے عزیز سمجھتے ہوئے عقیدت ومحبت اور اُن کے آداب واحترام کو بجالانا ایمان کی شرط اول ہے اور یہ شرط ختم ہونے پر انسان دائرہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

گویا کہ محبت رسول ﷺ ایمان کے ارکان واصول میں سے ایک اہم رکن ہے۔اس کے وجود پر ہی ایمان کا وجود موقوف ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

{اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّہٰتُہُمْ} [الأحزاب: ٦]

’’بلاشبہ نبی ﷺ تو اہل ایمان کے لیے ان کی اپنی ذات پر مقدم ہے، اور نبی ﷺ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔‘‘

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

{قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ} [التوبہ: ٢٤]

اللہ تعالیٰ نے آٹھ چیزوں کا نام لیا ہے کہ:

’’اے نبی! کہہ دو کہ 1......اگر تمہارے باپ 2......تمہارے بیٹے 3......تمہارے بھائی 4...... تمہاری بیویاں 5......تمہارے عزیز واقارب 6......تمہارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں 7...... تمہارے وہ کاروبار جن کے ماند پڑ جانے کا تم کو خوف ہے 8......تمہارے وہ گھر جو تم کو پسند ہیں، اگر تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد سے عزیز تر ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ تمہارے سامنے لے آئے، اور اللہ فاسق لوگوں کی رہنمائی نہیں کیا کرتا۔‘‘

فرمان نبوی ﷺ ہے:

((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ))

’’تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا، جب تک کہ میں اس کے ماں باپ، اولاد اور دیگر تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔‘‘

(صحیح البخاری: ١٥)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رسول اللہ کی محبت حاصل کرنے کے امور:

1......اس بات کا جاننا کہ آپ ﷺ پروردگار کے بھیجے ہوئے خاتم الرسل اور اللہ تعالیٰ کے محبوب خلیل اور پسندیدہ ترین شخصیت ہیں۔

نبی ﷺ فرمایا:

((فَإِنَّ اللّٰهِ تَعَالَى قَدِ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا، كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا))

''اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنالیا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا۔''

(صحیح مسلم:532)

2......قرآن وسنت کی روشنی میں نبی کریم ﷺ کے مقام ومرتبہ کو شعوری طور پر ذہن نشین کرنا، اور آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے بعد کائنات میں سب سے افضل ہیں۔

رسول ﷺ نے فرمایا

((أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ))

''میں اولاد آدم کا سردار ہوں۔''

(صحیح مسلم:2278)

3...... نبی کریم ﷺ ہمارے محسن حقیقت ہیں کیونکہ آپ ﷺ نے ہم تک دین حنیف پہنچانے کے لیے بہت سی تکالیف برداشت کیں اور محسن حقیقی سے محبت ایک فطرتی عمل ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

{هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ} [الرحمٰن:61]

''نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کیا ہی؟''

4......نبی کریم ﷺ کی محبت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے نقش قدم پر چلنا اور ان کی محبت کے واقعات جاننا۔

5......آپ ﷺ کی قولی یا فعلی سنت پر عمل کرنا اور سیرت النبی کے عنوان پر مشتمل کتب کا مطالعہ کرنا۔(الرحیق المختوم)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رسالت مآب ﷺ کی شان میں افراط وتفریط سے اجتناب کرنا

غلو (افراط وتفریط) کا مفہوم:

غلو کے معنی حد اعتدال سے تجاوز، افراط وتفریط اور کسی کے مقام ومرتبہ میں کمی وبیشی کرنے کے ہیں۔

(المصباح:۱۷۲)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

{قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَاۗءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَاۗءِ السَّبِيْلِ}

[سورۃ المائدۃ:۷۷]

’’کہہ دیجئے اے اہل کتاب! اپنے دین میں ناحق غلو اور زیادتی نہ کرو اور ان لوگوں کی نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کرو جو پہلے سے بہک چکے ہیں اور بہتوں کو بہکا بھی چکے ہیں اور سیدھی راہ سے ہٹ گئے ہیں۔‘‘

علامہ قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’دین میں غلو کے معنی افراط وتفریط کے ہیں، جیسا کہ یہودیوں نے سیدنا عزیر علیہ السلام اور عیسائیوں نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں افراط وتفریط سے کام لیا۔ یہودیوں نے ان کی شان اس قدر گھٹا دی کہ وہ انہیں ایک شریف انسان بھی نہیں سمجھتے تھے اور عیسائیوں نے ان کی شان اس قدر بڑھا دی کہ انہیں انسان کی بجائے اللہ تعالیٰ کا حصہ سمجھنا شروع کر دیا۔‘‘

(تفسیر القرطبی: ۶/ ۷۷)

رسالت مآب ﷺ کے حق میں غلو کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کی قدر ومنزلت کو اس قدر بڑھا دینا کہ آپ ﷺ عبدیت ورسالت کے رُتبے سے آگے نکل کر کچھ الٰہی خصائص وصفات کے حامل ہو جائیں۔ مثلاً: آپ ﷺ سے مدد مانگنا، استغاثہ (فریاد)، پناہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

طلب کرنا، اولاد کا سوال کرنا، آپ ﷺ کو نفع ونقصان کا مالک سمجھنا، حاضر وناظر، عالم الغیب سمجھنا اور آپ ﷺ کی قسم کھانا وغیرہ یہ تمام چیزیں دین میں غلو کی شکل ہیں، جسے شرک کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے اور شرک اللہ تعالیٰ کے ہاں نا قابل معافی گناہ ہے۔

آپ ﷺ نے اپنی مدح وتوصیف میں افراط وتفریط اختیار کرنے سے روکا ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُطْرُونِی کَمَا أَطْرَتْ النَّصَارَی ابْنَ مَرْیَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُہُ، فَقُولُوا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُولُہُ))

”تم لوگ میری مدح سرائی اور تعریف میں حد سے تجاوز نہ کرو جیسے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی تعریف میں مبالغہ سے کام لیا (اور انہیں اللہ کے برابر لاکر کھڑا کر دیا) بلاشبہ میں صرف اللہ کا بندہ اور رسول ہوں۔“

صحیح البخاری: 3445

نبی ﷺ کی شان میں غلو کرنے سے مراد یہ ہے کہ آپ کو ان صفات سے متصف قرار دینا جو درحقیقت ربِ کریم کی شان کے ہی لائق ہیں۔ مثلاً رسولِ کریم ﷺ کو عالم الغیب ماننا، حاضر وناظر ماننا، مشکل وقت میں آپ کو پکارنا، آپ کی جناب میں حاجات پیش کرنا، مختارِ کل اور قادرِ مطلق ماننا وغیرہ۔

الطاف حسین حالیؒ نے مسلمانوں کی اسی مبالغہ آمیزی کو یوں بیان کیا ہے:

کرے گر غیر بت کی پوجا تو کافر　　جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
کہے آگ کو اپنا قبلہ تو کافر　　کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں　　پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو چاہیں خدا کر دکھائیں　　اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے　　نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

آپ ﷺ کے دوستوں سے دوستی اور دشمنوں سے دشمنی کرنا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیرت رسول اللہ ﷺ کا اہلِ ایمان پر یہ تقاضا بھی ہے کہ آپ ﷺ کے دوستوں سے دوستی اور آپ کے دشمنوں سے دشمنی رکھی جائے۔ظاہر ہے کہ جس سے محبت ہوتی ہے، اُس کے گلی کوچے اور در و دیوار سے بھی محبت ہوتی ہے، اس لیے یہ ضروری ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والوں سے محبت کا اور آپ سے دشمنی رکھنے والوں سے دشمنی کا معاملہ کیا جائے۔ارشادِ ربانی ہے:

{اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ} [الممتحنۃ:9]

''اللہ تو تمھیں انھی لوگوں سے منع کرتا ہے جنھوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ کی اور تمھیں تمھارے گھروں سے نکالا اور تمھارے نکالنے میں ایک دوسرے کی مدد کی کہ تم ان سے دوستی کرو۔اور جو ان سے دوستی کرے گا تو وہی لوگ ظالم ہیں۔''

مزید فرمایا:

{يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَاۗءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ} [المائدہ:51]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، ان کے بعض بعض کے دوست ہیں اور تم میں سے جو انھیں دوست بنائے گا تو یقینا وہ ان میں سے ہے، بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

خیال رہے اس آیت میں کفار کے ساتھ موالات اور دوستی سے منع کیا گیا ہے۔اور بتایا ہے کہ مومنوں کو اُسی سے محبت و دوستی رکھنی چاہیے، جو اللہ اور اُس کے رسول اور مومنوں کا دوست اور چاہنے والا ہو۔

الحکمۃ انٹرنیشنل

لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com